اردو ترجمہ

حق الیقین

جلد دوم

مصنفہ

علامہ سیّد محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سیّد بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

لیے کافی ہے؟ عرض کی ہاں یا حضرتؑ! میرے لیے کافی ہے اور بسند معتبر عمر بن ثابت سے منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اہل جہنم آگ میں عذاب الٰہی کی اذیت و شدت سے جو اُن کو پہنچے گی کتوں اور بھیڑیوں کے مانند چلائیں گے۔ اے عمر تم کیا سمجھتے ہو جن کو موت نہ آئے گی عذاب سے نجات پائیں گے؟ عذاب میں ہرگز کمی نہ ہوگی اور آگ میں بھوکے اور پیاسے اور بہرے، گونگے اور اندھے ہوں گے اور اُن کے چہرے سیاہ ہوگئے ہوں گے اور محروم و نادم و پشیمان ہوں گے اور اپنے پروردگار کے غضب میں گرفتار ہونگے۔ اُن پر رحم نہ کیا جائے گا۔ اُن کے عذاب میں کمی نہ کی جائے گی۔ آگ اُن پر بھڑکائی جاتی رہے گی اور جہنم کا کھولتا ہوا پانی بجائے پانی کے پئیں گے۔ اور بجائے کھانے کے زقوم جہنم کھائیں گے اور آگ کے آنکڑوں سے اُن کے بدن پھاڑے جائیں گے آہنی گُرز اُن کے سر پہ ماریں گے۔ نہایت سخت مزاج اور بے حد شدید طبیعت فرشتے ان کو شکنجہ میں کسیں گے اور اُن پر رحم نہ کریں گے اور اُن کو آگ میں شیطانوں کے ساتھ کھینچیں گے اور زنجیر و طوق کی بندشوں میں ان کو مُقید رکھیں گے۔ اگر وہ دُعا کریں گے تو اُن کی دُعا مستجاب نہ ہوگی۔ اگر کوئی حاجت پیش کریں گے تو پوری نہ کی جائے گی۔ یہ ہے اُس گروہ کا حال جو جہنم میں جائیں گے۔

حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جہنم کے سات دروازے ہیں۔ ایک دروازے سے فرعون، ہامان اور قارون جن سے فلاں فلاں اور فلاں کی طرف اشارہ ہے جائیں گے ایک دروازہ سے بنی اُمیہ داخل ہوں گے جو اُن کے لیے مخصوص ہے کوئی اس دروازہ سے اُن کے ساتھ نہ جائے گا۔ ایک دوسرا دروازہ باب لظیٰ ہے اور ایک دوسرا باب سقر ہے اور ایک دوسرا باب ہاویہ ہے کہ جو شخص اس میں سے داخل ہوگا۔ وہ ستر سال تک نیچے چلا جاتا رہے گا اور ہمیشہ اُن کا حال جہنم میں ایسا ہی ہے اور ایک دروازہ وہ ہے کہ جس سے ہمارے دُشمن اور وُہ جس نے ہم سے جنگ کی ہوگی اور جس نے ہماری مدد نہ کی ہوگی داخل ہوں گے اور یہ دروازہ سب سے بڑا ہے اور اُس کی گرمی اور شدت سب سے زیادہ ہے۔

بسندِ مُعتبر منقول ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام سے لوگوں نے فلق کے بارے میں دریافت کیا حضرتؑ نے فرمایا جہنم میں وُہ ایک دَرّہ ہے جس میں ہزار مکانات ہیں اور ہر مکان میں ستر ہزار کمرے ہیں اور ہر کمرے میں ستر ہزار کالے سانپ ہیں اور ہر سانپ میں زہر کے ستر مٹکے ہیں اور ہر اہل جہنم کو اسی دَرّہ سے گذرنا ہوگا۔ اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ یہ تمھاری آگ جو دنیا میں ہے جہنم کی آگ کے ستر جزو میں سے ایک جزو ہے جس کو ستر مرتبہ پانی سے بُجھایا ہے اور پھر جلی ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو تم میں سے کوئی اس کے قریب جانے کی طاقت نہ رکھتا یقیناً جہنم کو روزِ قیامت

غساق کی تشریح

صحرائے محشر میں لائیں گے تاکہ صراط اُس پر قائم کریں تو وہ ایک ایسی چنگھاڑ کرے گی جس کے خوف سے تمام مقرب فرشتے اور انبیاء و مرسلین چیخ پڑیں گے۔ اور دوسری حدیث میں منقول ہے کہ غساق جہنم میں ایک وادی ہے جس میں تین سو تینتیس ۳۳۳ قصر ہیں اور ہر قصر میں تین سو مکانات ہیں اور ہر مکان میں چالیس گوشے ہیں اور ہر گوشے میں ایک سانپ ہے۔ اور ہر سانپ کے پیٹ میں تین سو تینتیس ۳۳۳ بچھو ہیں اور ہر بچھو کے ڈنک میں تین سو تینتیس ۳۳۳ زہر کے گھڑے ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بچھو تمام اہلِ جہنم پر اپنا زہر ڈال دے تو اُن سب کے ہلاک کرنے کے لیے کافی ہے اور دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جہنم کے سات طبقے ہیں۔ (۱) جحیم ہے اُس طبقے کے لوگوں کو جلتے ہوئے پتھر پر کھڑا کریں گے جن کے دماغ دیگ کے مانند جوش کھائیں گے (۲) لظیٰ ہے جس کی تاثیر میں حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ مشرکوں کے ہاتھ پاؤں یا اُن کے سر اور کھال کو بہت کھینچنے والی ہے اور اپنی جانب اُس کو کھینچتی ہے جس نے حق کی جانب پشت کی تھی اور معبودِ مطلق سے رُخ پھرایا اور دُنیا کے مال جمع کیے تھے اور محفوظ رکھا تھا اور اُس میں سے حقوقِ الٰہی ادا نہیں کیے تھے (۳)

جہنم کے سات طبقوں کی تشریح

سقر ہے جس کی تعریف میں فرماتا ہے کہ سقر وہ آگ ہے جو کھال، گوشت، رگوں اور ہڈیوں کو نہیں چھوڑتی بلکہ سب کو جلا دیتی ہے اور خدا ان تمام چیزوں کو پھر پیدا کر دیتا ہے اور آگ باز نہیں آتی اور پھر جلاتی ہے۔ وہ آگ کافروں کے چمڑوں کو بہت سیاہ کرنے والی ہے تاکہ اُن پر ظاہر و نمایاں کرے اور اُس پر انیس ۱۹ فرشتے موکل ہیں یا انیس قسم کے فرشتے (۴) حطمہ ہے جس سے شرارے مثل بڑی عمارت کے نکلتے ہیں گویا وہ زرد اونٹ ہیں جو ہوا پر چلتے ہیں اور جس کو اُس میں ڈالتے ہیں اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتا ہے اور سرمہ کے مانند پیس دیتا ہے۔ لیکن رُوح اس کے بدن سے نہیں نکلتی اور جب وہ سرمہ کے مانند سفوف ہو جاتے ہیں تو پھر خداوندِ عالم ان کو اصلی حالت پر واپس کر دیتا ہے (۵) ہاویہ ہے جس میں ایک گروہ کے لوگ ہیں جو چلائیں گے کہ اے مالک ہماری فریاد کو پہنچ۔ جب مالک اُن کے پاس جائے گا تو آگ کے ایک برتن میں چرک خون اور وہ پسینہ بھرا ہوا ہوگا جو اُن کے بدنوں سے نکلا ہوگا اور پگھلے ہوئے تانبے کے مانند ہوگا۔ وہ اُن کو پلائے گا جب اُن کے دہنوں کے نزدیک لایا جائے گا، اُن کے چہرے کی کھال اور گوشت اُس کی حرارت کی شدت سے اُس میں گر جائے گا۔ چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اُن کے لیے وہ آگ تیار کی ہے جن کی قناتیں اُن کو گھیر لیں گے۔ اگر وہ پیاس سے فریاد کریں گے تو اُن کو وہ پانی دیں گے جو پگھلے ہوئے تانبے کے مانند ہوگا۔ جب اُن کے مُنہ کے قریب آئے گا تو اُن کے منہ کو بھون ڈالے گا۔ وہ ان کے لیے پینے کی بُری چیز ہے اور آگ اُن کا بُرا ٹھکانا ہے اور جس کو ہاویہ میں ڈالیں گے وہ ستر سال تک اُس میں نیچے چلا جاتا رہے گا اور جب اُس کی کھال

جل جائے گی تو خداوندِ عالم اُس کے بدلے دوسری کھال اُس کے بدن پر پیدا کردے گا (۶) سعیر ہے اُس میں آگ کے تین سو قصر ہیں اور ہر قصر میں تین سو قصر آگ کے ہیں۔ پھر ہر قصر میں تین سو مکان آگ کے ہیں اور ہر مکان میں تین سو قسم کے عذاب مقرر ہیں۔ اُس میں آگ کے سانپ بچھو ہیں اور آنکڑے اور زنجیریں اُس طبقہ والوں کے لیے تیار کی ہوئی ہیں جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے کافروں کے لیے طوق اور زنجیریں آگ کی تیار کی ہوئی ہیں (۷) جہنّم ہے جس میں فلق ہے اور وہ جہنّم میں ایک کنواں ہے۔ جب اُس کے دروازہ کو کھول دیتے ہیں جہنّم بھڑکنے لگتی ہے اور یہ طبقہ سب سے بدتر طبقہ ہے اور صعودا جہنّم کے درمیان تانبے کا ایک پہاڑ ہے۔ اثاماً پگھلے ہوئے تانبے کی ایک بڑی نہر ہے جو اُس پہاڑ کے گرد جاری ہے اور یہ مقام اُس طبقہ والوں کے لیے بدترین مقام ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جہنّم میں ایک وادی ہے جس کو سقر کہتے ہیں کہ جس روز سے خدا نے اس کو خلق فرمایا ہے اُس نے سانس نہیں کھینچی ہے۔ اگر خدا اُس کو اجازت دے کہ ایک سوئی کے سوراخ کے برابر سانس کھینچے تو یقیناً زمین پر جو کچھ ہے سب کو جلا دے اور خدا کی قسم اہلِ جہنّم اُس وادی کی حرارت گندگی اور کثافت سے اور جو کچھ خدا نے اس کے لوگوں کے لیے اپنے عذاب سے تیار کیا ہے پناہ مانگتے ہیں اور اُس وادی میں ایک پہاڑ ہے کہ اُس کی گرمی، تعفّن اور کثافت سے جو خدا نے اس کے اہل کے لیے مہیّا کیے ہیں۔ اُس وادی کے تمام لوگ خدا کی پناہ مانگتے ہیں اور اُس کوہ میں ایک درّہ ہے جس کی گرمی کثافت اور عذاب سے اُس پہاڑ والے پناہ مانگتے ہیں۔ اِس درّہ میں ایک کنواں ہے کہ اُس کی گرمی، تعفّن، اور کثافت اور عذابِ شدید سے اُس درّہ والے خدا کی پناہ مانگتے ہیں اور اُس کنوئیں میں ایک سانپ ہے کہ اُس کنوئیں والے اُس کی خباثت بدبو اور کثافت وغیرہ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اور اُس سانپ کے شکم میں سات صندوق ہیں جو گزشتہ اُمتوں میں سے پانچ اشخاص کی جگہ ہے اور اس اُمت کے دو اشخاص کی جگہ۔ ان پانچ اشخاص میں قابیل ہے جس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا۔ دوسرا نمرود ہے جس نے جنابِ ابراہیمؑ سے نزاع کی اور کہا کہ میں بھی مارتا ہوں اور جلاتا ہوں۔ تیسرا فرعون ہے جو خدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔ چوتھا یہودا ہے جس نے یہودیوں کو گمراہ کیا۔ پانچواں مجوس ہے جس نے نصاریٰ کو گمراہ کیا اور اس اُمّت کے دو اشخاص ہیں جو خدا پر ایمان نہیں لائے یعنی اوّل و دوم۔ اور حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ گنہگاروں کے لیے جہنّم کے اندر چند نقب تیار کی گئی ہیں۔ اور اُن کے پیروں میں زنجیر پڑی ہے اور اُن کے ہاتھ گردن میں طوق (کی طرح بندھے) ہیں اور اُن کے جسموں پر پگھلے ہوئے تانبے کے کُرتے پہنائے ہیں اور اُن کے

اُوپر سے آگ کے جُبّے اُن کے لیے قطع کیے ہیں اور اُن پر باندھے ہیں اور عذاب میں گرفتار ہیں جس کی گرمی جلد کو پہنچی ہے اور جہنّم کے دروازے اُن کے لیے بند کر دیئے گئے کبھی اُن کے دروازوں کو نہ کھولیں گے اور نہ کبھی ہوا اُن کے لیے اندر پہنچے گی اور ہرگز اُن کی تکلیف برطرف نہ ہوگی اور اُن کے عذاب میں ہمیشہ شدّت ہوتی رہے گی اور ہمیشہ عذاب تازہ بتازہ اُن پر ہوتا رہے گا نہ اُن کا مقام فانی ہے اور نہ عمر ختم ہوگی۔ مالک سے فریاد کریں گے کہ خدا سے دُعا کرو کہ ہم کو مار ڈالے۔ وہ جواب دیں گے کہ ہمیشہ اس عذاب میں مبتلا رہو گے۔

بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جہنّم میں ایک کنواں ہے کہ جس سے اہلِ جہنّم فریاد کریں گے اور وہ ہر مغرور اور متکبر جبّار اور عداوت رکھنے والے کی جگہ ہے اور سرکش شیطان اور ہر اہلِ غرور کی جگہ ہے جو روزِ قیامت پر ایمان نہیں رکھتا اور جو شخص محمدؐ و آلِ محمدؐ سے عداوت رکھتا ہے اور فرمایا ہے کہ جہنّم میں جس شخص کا عذاب سب سے کم ہوگا وہ ہے جو آگ کے دو دریاؤں کے درمیان ہوگا۔ اُس کے پیروں میں آگ کے دو جوتے ہوں گے اور اُس کے جوتے کے بند آگ کے ہوں گے جس کی حرارت کی شدّت سے اُس کے دماغ کا مغز دیگ کے مانند جوش کھائے گا اور وہ گمان کرے گا کہ اُس کا عذاب تمام اہلِ جہنّم سے زیادہ سخت ہے حالانکہ اُس کا عذاب سب سے ہلکا ہے۔ اور دُوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ فلق ایک کنواں ہے جہنّم میں کہ اہلِ جہنّم اُس کی شدّتِ حرارت سے خدا سے پناہ طلب کرتے ہیں کہ وہ سانس لے اور جب وہ سانس لیتا ہے جہنّم کو جلا دیتا ہے اور اُس میں آگ کا ایک صندوق ہے کہ اُس کنوئیں والے اُس صندوق کی گرمی اور حرارت سے پناہ مانگتے ہیں اور اُس صندوق میں اگلے چھ آدمیوں کی جگہ ہے اور اِس اُمّت کے چھ اشخاص ہوں گے۔ پہلے والوں میں سے چھ اشخاص میں پہلا شخص پسرِ آدمؑ (قابیل) ہے جس نے اپنے بھائی کو مار ڈالا۔ دوسرا نمرود ہے جس نے جناب ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا تیسرا فرعون۔ چوتھا سامری جس نے اپنا دین گوسالہ پرستی کو قرار دیا اور پانچواں وہ شخص جس نے یہودیوں کو اُن کے پیغمبر کے بعد گمراہ کیا۔ اور اِس اُمّت کے چھ اشخاص جن میں تینوں خلفائے جور، معاویہ، سرگروہ خوارج نہرواں اور ابن ملجم[1] ہے۔ اور جنابِ رسُولِ خداؐ سے منقول ہے آپ نے فرمایا کہ اگر اس مسجد میں ہزار اشخاص یا زیادہ ہوں اور اہلِ جہنّم میں ایک شخص سانس لے اور اُس کا اثر اُن تک پہنچے تو مسجد اور جو اُس میں ہے سب کو یقیناً جلا دے اور فرمایا کہ جہنّم میں ایسے سانپ ہیں جو موٹائی میں اُونٹوں کی گردن کی طرح ہیں کہ اُن میں ایک اگر کسی کو ڈس لے تو چالیس قرن یا چالیس سال اُسی کی تکلیف میں رہے گا اور اُس صندوق میں

[1] چھٹے شخص کا تذکرہ اصل کتاب میں نہیں ہے شاید ہامان ہوگا واللہ اعلم کاتب یا خود مؤلف سے سہو ہوا ہو۔ مترجم

و آخرت دونوں میں کافر کا حکم رکھتے ہیں اور آخرت میں ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ سیّد مرتضیٰ اور ایک جماعت کے لوگ اسی کے قائل ہیں اور اکثر علمائے امامیہ کا اعتقاد یہ ہے کہ دنیا میں حکم اسلام اُن پر جاری ہے اور آخرت میں جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ جہنم میں داخل ہونے کے بعد باہر نکالے جائیں گے۔ لیکن بہشت میں داخل نہ ہوں گے بلکہ اعراف میں رہیں گے، اور شاذ و نادر لوگ قائل ہیں کہ طویل عذاب کے بعد بہشت میں داخل ہوں گے اور یہ قول نادر اور ضعیف ہے
اور علامہ حلی نے شرح یاقوت میں لکھا ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ نص خلافت امیرالمومنینؑ پر نہیں ہوئی ہے۔ اُن کے بارے میں ہمارے اکثر اصحاب قائل ہیں کہ وہ کافر ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ فاسق ہیں۔ ایسے لوگوں نے اُن کی آخرت کے حکم کے بارے میں اختلاف کیا ہے اکثر لوگوں نے کہا ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ عذاب سے رہائی پائیں گے اور بہشت میں جائیں گے اور یہ قول مصنف کے نزدیک نادر ہے اور وہ قائل ہے کہ وہ عذاب سے رہائی پائیں گے۔ لیکن بہشت میں نہ جائیں گے اور جو روایتیں مخالفین کے کفر پر دلالت کرتی ہیں اور یہ کہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور اُن کے اعمال مقبول نہیں ہیں وہ عامہ و خاصہ کے طریقوں سے متواتر ہیں اور جو قول اُن کے بارے میں یہ ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم میں نہ رہیں گے یا بہشت میں داخل ہوں گے وہ نہایت ندرت کا قول ہے اور اُس کا قائل معلوم نہیں۔ یہ قول متاخرین متکلمین میں ظاہر ہوا ہے جو اخبار و آثار و اقوال قدما سے واقف نہیں ہیں۔ ابن بابویہ نے رسالہ عقائد میں لکھا ہے کہ جو شخص امامت کا دعوےٰ کرے اور وہ درحقیقت امام نہ ہو وہ ظالم و ملعون ہے۔ اور جو شخص امامت کا اُس کے اہل کے غیر کا قائل ہو وہ بھی ظالم و ملعون ہے، اور جناب رسولِ خداؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میرے بعد علیؑ کی امامت سے انکار کرے تو اُس نے میری پیغمبری سے انکار کیا ہے اور جو شخص میری پیغمبری سے انکار کرے اُس نے خدا کی پروردگاری سے انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ ہمارا اعتقاد اُس کے حق میں جو امیرالمومنینؑ کی امامت اور ان کے بعد کے اماموں کی امامت سے انکار کرے اُس کے مانند ہے کہ جس نے پیغمبروں کی پیغمبری سے انکار کیا ہے اور اُس شخص کے بارے میں ہمارا اعتقاد یہ ہے جو امیرالمومنینؑ کی امامت کا اقرار کرے اور ان کے بعد اماموں میں سے کسی ایک کی امامت سے انکار کرے تو وہ ایسے شخص کے مانند ہے جو تمام پیغمبروں پر تو ایمان لاتا ہے اور محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کی پیغمبری سے انکار کرتا ہے اور حضرت صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ ہمارے آخر کا منکر ہمارے اوّل کا منکر ہے اور جناب رسولِ خداؐ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد بارہ امام ہوں گے اُن میں سے سب سے پہلے امام حضرت امیرالمومنینؑ ہیں اور ان میں سب سے آخر

حضرت قائمؑ ہیں۔ ان کی اطاعت میری اطاعت ہے جس نے اُن میں سے کسی ایک کا انکار کیا اُس نے میرا انکار کیا اور حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص ہمارے دشمنوں کے کفر میں شک کرے وہ ہم پر ظلم کرنے والا کافر ہے اور ہمارا اعتقاد اُن کے بارے میں جنھوں نے حضرت علیؑ سے جنگ کی ہے پیغمبرؐ کے ارشاد کے مانند ہے کہ جو علیؑ سے جنگ کرے اُس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے مجھ سے جنگ کی اُس نے خدا سے جنگ کی ہے اور آنحضرتؐ کا یہ ارشاد کہ میری اُس کے ساتھ جنگ ہے جو علی و فاطمہ و حسنین علیہم السلام سے جنگ کرتا ہے اور میری صُلح ہے اُس سے جو ان سے صلح رکھتا ہے اور ہمارا اعتقاد بیزاری سے متعلق یہ ہے کہ چار بُتوں سے بیزاری اختیار کی جائے جن میں تین مشہور منافق اور چوتھا مُعاویہ ہے اور چار عورتیں ہیں جن میں دو منافقہ مشہور ہیں جو ہند اور ام الحکم ہیں اور ان کے سارے پیروی کرنے والوں اور فرمانبرداروں سے بیزاری رکھنا چاہیئے اور یہ کہ وہ خلقِ خدا میں سب سے بدتر ہیں اور یہ کہ اعتقاد کامل نہیں ہوتا۔ مگر یہ کہ خدا و رسولؐ و ائمہؑ کے اقرار اور ان کے دشمنوں سے بیزاری کے ساتھ کامل ہوتا ہے۔

اور شیخ مفید نے کتاب المسائل میں کہا ہے کہ امامیہ کا اس پر اتّفاق ہے کہ جو شخص اماموں میں سے کسی ایک امام کی امامت سے انکار کرے اور اُن کی اطاعت کے فرائض میں سے کسی چیز سے انکار کرے جس کو خُدا نے اُس پر واجب کیا ہے تو وُہ کافر ہے اور گمراہ ہے اور جہنّم میں ہمیشہ رہنے کا مستحق ہے۔ دُوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ہے کہ امامیہ کا اس پر اتّفاق ہے کہ اہل بدعت سب کافر ہیں اور امام پر لازم ہے کہ اُن سے توبہ کرائے جس وقت کہ وہ متمکن ہو اس کے بعد جبکہ اُن کو دینِ حق کی دعوت دے اور اُن پر حجت تمام کرے۔ اگر وہ اپنی بدعتوں سے توبہ کریں اور راہِ راست پر آجائیں تو قبول کرے ورنہ ان کو قتل کردے اس لیے کہ وہ ایمان سے مُرتد ہوگئے ہیں اور جو شخص اسی مذہب پر مَر جائے وہ اہلِ جہنّم سے ہے اور سیّد مرتضیٰ نے شافی میں اور شیخ طوسی نے تلخیص میں کہا ہے کہ ہم امامیہ کے نزدیک یہ ثابت ہے کہ جو شخص جناب امیرؑ سے جنگ کرے وہ کافر ہے اور اس پر فرقہ حقہ امامیہ کا اجماع دلیل ہے اور ان کا اجماع حجت ہے نیز ہم جانتے ہیں کہ جو شخص حضرتؑ سے جنگ کرتا ہے وہ حضرتؑ کی امامت کا منکر ہوگا اور اُن کی امامت کا انکار کفر ہے جس طرح انکارِ نبوّت کفر ہے کیونکہ اس بارہ میں دونوں مداخلت ایک طرح کی ہے لہٰذا بہت سی حدیثوں سے اِستدلال اس بارہ میں کیا ہے اور شیخ زین الدین نے رسالہ حقائق الایمان میں بھی بہت باتیں اس بارے میں کی ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کا واقعی کفر اجماعی جانتے ہیں اور جو کچھ اس بارے میں حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ مخالفین

لوگوں کے واسطے کوئی خوف نہیں ہے۔ آپ لوگ کبھی غمگین اور اندوہناک نہ ہوں گے اور علل میں جناب موسیٰ کاظمؑ سے روایت کی ہے کہ ہر نماز کے وقت جبکہ یہ لوگ نماز ادا کرتے ہیں تو خدا ان پر لعنت کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا کیوں ایسا ہے۔ فرمایا اس لیے کہ امامت کے متعلق ہمارے حق کا انکار کرتے ہیں اور ہماری تکذیب کرتے ہیں اور معانی الاخبار میں بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت صادقؑ نے حمران سے فرمایا کہ دین حق اور اہلبیتؑ کی ولایت کی رسّی کو اپنے اور تمام اہل عالم کے درمیان کھینچو جو شخص ولایت و امامت اہلبیتؑ کے بارے میں تمھارا مخالف ہوگا اگرچہ وہ محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ کے نسل سے ہو وہ زندیق ہے اور مثل صحیح دوسری سند حسن سے روایت کے مطابق فرمایا کہ جو شخص تمھاری مخالفت کرے اور ریسمان ولایت سے باہر ہو جائے اُس سے علیحدگی اختیار کرو ہر چند وہ علی و فاطمہ علیہما السّلام کی نسل سے ہو اور انہی حضرتؑ سے عقاب الاعمال میں روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ نے علیؑ کو اپنے اور اپنی خلق کے درمیان نشان قرار دیا ہے اور اس کے علاوہ کوئی نشان نہیں ہے۔ جو شخص اُن کی پیروی کرتا ہے مومن ہے اور جو انکار کرتا ہے کافر ہے اور جو شخص اس کے بارے میں شک کرے مشرک ہے۔ ایضاً انہی حضرتؑ سے منقول ہے اگر تمام لوگ جو زمین میں ہیں حضرت امیرالمومنینؑ سے انکار کریں تو خدا سب کو معذب فرمائیگا۔ اور جہنّم میں داخل کرے گا۔ ایضاً اکمال الدین میں حضرت کاظم علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جو شخص ہر زمانہ کے امام کی شخصیت اور اُن کی نصیحت کے بارے میں شک کرے وہ کافر ہوگیا اُن تمام اُمور سے جو خُدا نے نازل کیا ہے، اور کتاب اختصاص میں حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ ائمہ اطہارؑ ہمارے پیغمبرؐ کے بعد بارہ نجیب ہیں جن سے فرشتہ باتیں کرتا ہے اور جو شخص اُن میں سے ایک بھی کم یا زیادہ کرے گا۔ خدا کے دین سے خارج ہو جائے گا اور ہماری ولایت سے کچھ بہرہ ور نہ ہوگا۔ اور تقرب المعارف میں روایت کی ہے کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السّلام کے آزاد کردہ نے انہی حضرتؑ سے پوچھا کہ آپ کے اُوپر میرا کچھ حق خدمت ہے۔ لہٰذا مجھے اول و دوم کے حال سے آگاہ فرمائیے۔ حضرتؑ نے فرمایا وُہ دونوں کافر تھے اور جو شخص ان کو دوست رکھتا ہے وہ بھی کافر ہے۔ ایضاً روایت کی ہے کہ ابوحمزہ ثمالی نے انہی حضرتؑ سے اوّل و دوم کے بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا کہ وُہ کافر تھے اور جو اُن کی ولایت کا اقرار کرتا ہے وہ بھی کافر ہے

اس بارے میں حدیثیں بہت ہیں جو متفرق کتابوں میں درج ہیں اور اکثر بحارالانوار میں مذکور ہیں اور شیعہ امامیہ کے بڑے بڑے لوگ جن سے گناہان کبیرہ سرزد ہوئے ہوں گے اور بغیر توبہ مر گئے ہوں گے عُلمائے امامیہ کے درمیان اختلاف نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ جہنّم میں نہ رہیں گے اور جناب رسُولِ خداؐ اور ائمہ اطہار علیہم السّلام کی شفاعت یقیناً اُن کو حاصل ہوگی جیسا کہ بیان

کیا جاچکا۔ اور یہ کہ ممکن ہے کہ ان میں سے بعض جہنّم میں داخل ہوں اور شفاعت ان کو نہ پہنچے تو یا تو خدا کے فضل سے وہ جہنّم میں جائیں گے ہی نہیں اور اُن پر عذاب یا تو دُنیا میں ہوجائے گا یا مرنے کے وقت یا قبر میں یا محشر میں۔ اور اس بارے میں حدیثیں بہت مختلف اور شک میں ڈالنے والی ہیں اور اُن کے وہم میں ڈالنے اور اختلاف کا یہ سبب ہے کہ شیعہ گناہانِ کبیرہ اور نافرمانیوں کے ارتکاب کی جرأت نہیں رکھتے۔ اور معتزلہ اہلسنت کا اعتقاد یہ ہے کہ کبیرہ گناہ کرنے والے جہنّم میں ہوں گے۔ لیکن احادیث و اخبار اس قول کی نفی میں بہت ہیں جیسا کہ ابن بابویہ نے بسند حسن مثل صحیح کے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ سوائے اہلِ کفر اور اہلِ انکار و گمراہ اور گمراہ کرنے والے اور شرک کرنے والے کے کوئی جہنّم میں ہمیشہ نہ رہے گا اور مومنین میں سے جس نے گناہانِ کبیرہ سے پرہیز کیا ہوگا اُس سے اُس کے گناہانِ صغیرہ کے بارے میں سوال نہ کیا جائے گا۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کبائر سے پرہیز کروگے جن کی تم کو ممانعت کی گئی ہے تو ہم تمہارے صغیرہ گناہوں سے چشم پوشی کرینگے اور تمھارے اُن گناہوں کو بخش دیں گے اور تم کو مقام و منزل نیک و بہتر میں داخل کریں گے۔ راوی نے پوچھا یا ابن رسُول اللہؐ پھر شفاعت مومنین میں سے کس کے لیے لازم و واجب ہوگی حضرتؑ نے فرمایا مجھ کو خبر دی ہے میرے پدرِ بزرگوار نے اپنے سے سُن کر اور انھوں نے اپنے پدر علی بن ابیطالب امیرالمومنینؑ سے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسُول خداؐ سے سُنا کہ میری شفاعت نہیں ہوگی۔ مگر میری اُمّت کے اہلِ کبائر کے لیے۔ لیکن نیکوکار لوگوں کے لیے کوئی اعتراض کی گنجائش نہ ہوگی اور نہ وہ شفاعت کے محتاج ہوں گے۔ راوی نے پوچھا اہلِ کبائر کے لیے شفاعت کس طرح ہوگی حالانکہ خداوندِ عالم فرماتا ہے کہ ولا یشفعون الا لمن ارتضی یعنی شفاعت کرنے والے شفاعت نہ کریں گے لیکن اُس کی جو پسندیدہ ہوگا اور اہلِ کبائر پسندیدہ نہیں ہیں حضرتؑ نے فرمایا کوئی مومن نہیں ہے جو کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ مگر یہ کہ اُس کو بُرا سمجھتا ہے اور اُس سے پشیمان ہوتا ہے اور جناب رسُول خداؐ نے فرمایا کہ گناہ سے پشیمانی توبہ کے لیے کافی ہے فرمایا کہ وہ جس کو نیکی خوش کرتی ہے اور گناہ اُس کو آزردہ کرتا ہے۔۔ وہ مومن ہے۔ لہٰذا جو شخص کسی گناہ سے پشیمان نہ ہو جس کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ مومن نہیں ہے اور اُس کے لیے شفاعت واجب نہیں ہے۔ وہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہوگا۔ اور حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ظالموں کا قیامت میں کوئی مددگار نہ ہوگا اور نہ کوئی شفاعت کرنے والا ہوگا کہ اُس کی بات سنے اور اُس کی اطاعت کرے۔ راوی نے کہا یا رسُول اللہؐ کس سبب سے وہ مومن نہیں ہے جو پشیمان نہیں ہوتا اُس گناہ پر جس کا مرتکب ہوتا ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا اس سبب سے کہ گناہانِ کبیرہ

اور شفاعت اُن کے لیے جائز ہے اور اس زمانہ میں دُنیا تقیہ کا مقام ہے۔ اسلام کا ملک ہے ایمان کا نہیں ہے اور کفر کا بھی نہیں ہے۔ نیکی کا حکم کرنا اور بُرائیوں سے منع کرنا واجب ہے اگر ممکن ہو اور جان کا خوف نہ ہو۔ اور ایمان فرائض کا ادا کرنا ہے جن کو خدا نے قرآن میں واجب قرار دیا ہے اور تمام گناہانِ کبیرہ سے پرہیز کرنا ہے۔ اور وہ دل کی معرفت ہے زبان سے اقرار کرنا ہے اور اعضاء و جوارح سے عمل (کا نام ایمان) ہے اور چاہیئے کہ قبر کے عذاب اور سوال منکر و نکیر اور مرنے کے بعد زندہ ہوتے، صراط، میزان پر ایمان رکھیں اور اُن سے بیزاری اختیار کریں جنھوں نے آلِ محمدؐ پر ظلم کیا ہے اور ارادہ کیا کہ اُن کو گھر سے باہر لائیں اور اُن پر مظالم کی بنیاد قائم کی اور سُنّتِ پیغمبرؐ کو تبدیل کیا اور اُن سے بیزاری اختیار کریں جنھوں نے محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت توڑی جیسے طلحہ و زبیر اور اُن کے ہمراہی جنھوں نے اپنی بیعت توڑی اور حرمت رسُولِ خداؐ کا پردہ چاک کیا اور آنحضرتؐ کی زوجہ کو گھر سے نکالا اور جناب امیرؑ سے جنگ کی اور اُن کے شیعوں کو قتل کیا اور اُن لوگوں سے بھی بیزاری اختیار کریں جنھوں نے اُن حضرتؑ پر تلوار کھینچی جیسے مُعاویہ و عمرو بن العاص اور اُن کی پیروی کرنے والے۔ اور اُن سے بھی بیزاری کرنا چاہیئے کہ جنھوں نے نیک صحابہ کو مدینہ سے نکالا اور مثل مُعاویہ و عمرو بن العاص جیسے جاہلوں کو مسلمانوں کا حاکم بنایا اور اُن کے دوستوں اور پیروی کرنے والوں سے جنھوں نے جناب امیرؑ سے جنگ کی۔ نیز صاحبانِ علم و فضل مہاجرین کو قتل کیا اور اُن سے بیزاری جنھوں نے خودسری کی جیسے ابوموسیٰ اشعری اور اُس سے دوستی رکھنے والے۔ اور خوارج سے جن کے بارے میں خدا نے فرمایا ہے کہ جو لوگ گمراہ ہوئے ان کی کوشش دنیاوی زندگی میں باطل ہوئی اور وہ گمان کرتے ہیں کہ اچھے عمل کئے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کی آیتوں سے کافر ہوگئے یعنی جنابِ امیرؑ کی ولایت سے اور اُس سے کافر ہوئے (انکار کیا) کہ خدا سے مُلاقات کی اور کوئی امام نہیں رکھتے تھے۔ لہٰذا اُن کے اعمال ضبط و بیکار ہوگئے ہم اُن کے لیے میزان قائم نہ کریں گے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ وہ لوگ جہنم کے کُتّے ہوں گے اور چاہیے کہ بیزاری اختیار کریں انصاب و ازلام سے جو پیشوایانِ ضلالت اور قائدانِ جور و ظلم ہیں اور اُن کا آخر جس نے ناحق دعوائے امامت کیا ہے اور ناقہ صالح کے پے کرنے والوں کے مانند اشقیائے اوّلین و آخرین سے بیزاری جنھوں نے اُن کی محبّت اختیار کی ہے یعنی ابن ملجم اور تمام قاتلان ائمہؑ سے اور واجب ہے اُن سے محبّت و ولایت جو اپنے پیغمبرؐ کے طریقہ پر گزرے ہیں اور دینِ خدا میں تغیّر و تبدّل نہیں کیا ہے جیسے سلمانؓ، ابوذرؓ، مقداد، عمار، حذیفہ، ابوالہاشم سہل بن حنیف، عبادہ بن الصامت، ابوایوب انصاری، خزیمہ، اور ابوسعید خُدری وغیرہم رضوان اللہ

علیہم اور اُن کی اطاعت و پیروی کرنے والوں سے ولایت اور اُن سے جنھوں نے اُن کی ہدایت سے ہدایت پائی ہے اور شراب انگور اور ہر مست کرنے والی شراب کا حرام ہونا۔ اُس کی کم مقدار ہو یا زیادہ۔ اور جو بہت مست کرتی ہے اُس کی کم مقدار بھی حرام ہے۔ اور مضطر شراب نہیں پیتا کیونکہ اُس کو مار ڈالتی ہے۔ اور ہر ڈنک رکھنے والے جانور اور درندوں اور پرندوں میں سے ہر چنگل والے پرندوں۔ کا حرام ہونا اور مار ماہی اور بے چھلکے کی مچھلی کا حرام ہونا اور کبائر سے پرہیز اور وہ نفس کشی ہے جس کو خدا نے حرام کیا ہے اور زنا اور چوری، شراب پینا اور ماں باپ کی طرف سے عاق ہونا اور جہاد سے بھاگنا اور مالِ یتیم ناحق کھانا اور مُردار اور خون اور سور کا گوشت کھانا اور اُس کا کھانا جس پر ذبح کے وقت خدا کا نام نہ لیا گیا ہو اور اُس کی حرمت اُس صورت میں ہے جبکہ آدمی مضطر نہ ہو اور سود کھانا جبکہ اُس کی حرمت ظاہر ہوئی ہو اور رشوت اور جوا اور تول میں کم کرنا اور عفیفہ عورتوں کے بارے میں فحش بکنا، لواطہ اور جھوٹی گواہی اور خدا کی رحمت سے دُنیا و آخرت میں ناامید ہونا اور خدا کے عذاب سے لاپروا ہونا اور گناہوں کا مرتکب ہونا اور ظالموں کی مدد کرنا اور دل کا اُن کی طرف مائل ہونا اور کسی امر گزشتہ پر جھوٹی قسم کھانا اور مسلمانوں کے حقوق کا ادا کرنے کی طاقت کے باوجود روک رکھنا اور جھوٹ، تکبر، اور اسراف اور مال کو بیکار ضائع کرنا اور خیانت اور حج کو سُبک سمجھنا اور بغیر عُذر کے حج میں تاخیر کرنا اور دوستانِ خدا سے جنگ کرنا اور گناہوں پر اصرار کرنا۔

ابن بابویہ نے کتاب خصال میں ان مضامین میں سے اکثر کی چند سندوں سے اعمش سے روایت کی ہے کہ حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ یہ سب شرائع دین ہیں اس کے لیے جو اُن سے متمسک ہو اور خُدا اس کی ہدایت کا ارادہ کرے۔ اس کے علاوہ ان مضامین سے اکثر کو جو مذہب حقہ شیعہ کے موافق ہیں۔ بیان فرمایا۔ اُس پر اور زیادہ یہ فرمایا کہ نماز نہ پڑھیں مُردار کی کھال پر اگرچہ ستّر مرتبہ دباغی کی ہو اور نماز کی ابتدا میں تعالیٰ جدکؑ نہ کہیں۔ اور عورت کو قبر میں لحد کے عرض کی جانب سے اُتاریں اور قبر کو چوکور بنائیں اور خرپشتہ یعنی گول نہ بنائیں اور دوستانِ خدا کی محبت اور ولایت واجب ہے اور اُن کے دشمنوں سے بیزاری واجب ہے اور اُن سے جنھوں نے آلِ محمدؐ پر ظلم کیا ہے اور آنحضرتؐ کے پردہ کی ہتک کی اور جناب فاطمہؑ سے فدک کو غصب کیا اور آپ کو میراث سے محروم کیا اور اُن کے شوہر کے حق کو چھین لیا۔ اور ارادہ کیا کہ ان کے گھر کو جلا دیں اور اہلبیتؑ پر ظلم کی بنیاد رکھی اور رسولؐ کی سنّت میں تغیّر و تبدل کیا اور بیزاری طلحہ و زبیر اور مُعاویہ اور اُن کے ساتھیوں اور خوارج سے واجب ہے اور جناب امیرؑ کے قاتل اور ائمۂ اطہارؑ کے تمام قاتلوں سے بیزاری واجب ہے۔

نہ ہو تو حرمت پر تاکید کرنا مشکل ہے۔ اور ہر حال میں بغیر ضرورت و بلا مصلحت کی قید لگانا چاہیئے۔
چنانچہ کلینی نے بسند صحیح عبدالرحمٰن بن حجاج سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام
موسیٰ کاظم علیہ السّلام کی خدمت میں عرض کی کہ اگر مجھے طبیب نصرانی کی حاجت ہو تو کیا میں اُس کو
سلام کروں اور دُعا کروں؟ حضرتؑ نے فرمایا ہاں لیکن تمہاری دُعا اس کو فائدہ نہ دے گی۔ ایضاً
بسند حسن مثل صحیح کے بھی اس مضمون کی روایت کی ہے اور علّامہ نے کہا ہے کہ اہلِ ذمّہ پر سلام کی
ابتدا نہ کرنی چاہیئے۔ اور اگر ذمی یعنی کسی کافر کو سلام کیا جو امان میں ہو یا جو شخص اس کو نہ پہچانے
اور سلام کے بعد معلوم ہو کہ وہ ذمی تھا تو اُس کے جواب میں بغیر سلام کے کہے هداك الله یعنی
خدا تیری ہدایت کرے۔ انعم الله صباحك یعنی خدا تیرے صبح کرنے کو نیک کرے یا اطال
الله بقائك یعنی خدا تیری زندگی کو دراز کرے۔ اور اگر سلام کا جواب دے تو کہے وعلیك
علّامہ کا کلام تمام ہُوا۔ اور بسند حسن مثل صحیح کے حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ رسولِ خداؐ
نے فرمایا کہ اگر کوئی مُسلمان تم کو سلام کرے۔ تو کہو وعلیک السّلام اور اگر اہلِ ذمّہ سلام کرے تو کہو
علیک۔ اور بسند موثق حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ اہلِ کتاب سے
سلام کی ابتدا نہ کرو۔ اگر وہ تم کو سلام کریں تو جواب میں کہو وعلیکم۔ اور بسند موثق دیگر حضرت
صادقؑ سے منقول ہے کہ اگر یہودی و نصرانی اور مشرک و بُت پرست کسی پر سلام کرے اور وہ
بیٹھا ہو تو کہے علیکم اور دوسری موثق مثل صحیح حدیث میں فرمایا کہ کہو علیک۔ الغرض ان احادیث
معتبرہ سے معلوم ہوا کہ کفار سے مطلقاً سلام کی ابتدا نہ کرنی چاہیئے اور دوسری حدیثیں اس بارے
میں بہت ہیں۔ مگر ضرورت کے موقع پر اُن کے جواب میں علیک یا وعلیک یا علیکم یا وعلیکم 'واو'
کے ساتھ دونوں جائز ہے اور بعض عامہ نے واوٗ کے ساتھ تجویز نہیں کیا ہے اور کیا ان کو پورا
سلام نہ کرنا چاہیئے؟ بعض نے مکروہ اور بعض نے حرام جانا ہے۔ احوط ترک ہے۔ کیا اُن کا ان
مذکورہ جوابوں میں سے کسی ایک سے جواب دینا واجب ہے؟ اس میں اختلاف ہے اور احوط
یہ ہے کہ ترک نہ کرے۔ اور اُن غیر سلام کی عبارتوں کو علّامہ نے کہا ہے کہ میں نے کسی حدیث میں
نہیں دیکھا ہے اور کلینی نے حضرت امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت صادقؑ سے لوگوں
نے کہا کہ یہودی و نصرانی کے لیے ہم کیسے دُعا کریں۔ آپ نے فرمایا تم کہو بارك الله لك فی دنیاك؟
یعنی خدا تمھاری دُنیا میں تم کو برکت دے۔ اور خالد قلانسی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں
نے حضرت صادقؑ سے عرض کی کہ میں ایک ذمّی سے مُلاقات کرتا ہوں اور وہ مجھ سے مُصافحہ کرتا
ہے۔ فرمایا اپنے ہاتھ کو خاک یا دیوار پر مل لو۔ میں نے عرض کی ناصبی اور دشمنِ اہلِ بیت سے مُصافحہ
کا کیا حکم ہے۔ فرمایا اپنے ہاتھ کو دھوؤ۔ اور حدیث صحیح میں حضرت باقرؑ سے روایت کی ہے کہ

اگر مجوسی سے مصافحہ کرے ہاتھ کو دھوئے اور وضو کرے اور حدیث موثق میں یہودی اور نصرانی کے مصافحہ کے بارے میں فرمایا کہ ہاتھ میں کپڑا لپیٹ کر مصافحہ کرے اکثر علماء نے دھونے پر محمول کیا ہے اس پر کہ رطوبت ہو اور خاک پر ملنے کو اس پر محمول کیا ہے کہ خشک ہو اور اخیر کو محمول کیا ہے استحباب پر۔

دسواں مطلب ۔سلام میں ابتدا کرنے کی بہت فضیلت اور ثواب وارد ہوا ہے کہ اس رسالہ میں اس کے ذکر کی گنجائش نہیں ہے اور حضرت صادقؑ سے روایت ہے کہ سلام کی ابتدا خدا و رسولؐ کے نزدیک زیادہ بہتر ہے۔ اور جناب امیرؑ سے منقول ہے کہ سلام میں ستر نیکیاں ہیں انہتر ابتدا کرنے والے کے لیے ہیں اور ایک جواب دینے والے کے لیے ہے اور جناب رسول خداؐ سے منقول ہے کہ بخیل ترین مردم وہ ہے جو سلام میں بخل کرے اور بہت سی حدیثیں سلام ظاہر کرنے کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں۔ اور ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا سلام کا آشکار کرنا یہ ہے کہ سلام میں کسی مسلمان سے بخل نہ کرے۔ اور حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ تواضع تمام صورتوں میں سے ایک یہ ہے کہ جس سے ملاقات ہو اس کو سلام کرے۔ جناب رسول خداؐ سے منقول ہے کہ جب ایک دوسرے سے ملاقات کرو تو سلام و مصافحہ کرو، اور جب متفرق ہو تو ایک دوسرے کو استغفار کرتے ہوئے جدا ہو، اور دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ منجملہ حق مسلمانان مسلمانوں پر یہ ہے کہ جب ایک دوسرے سے ملاقات ہو تو ہر ایک دوسرے کو سلام کرے۔ اور کلینی نے حضرت باقرؑ سے روایت کی ہے کہ سلمان کہتے تھے کہ سلام خدا کو آشکار کرو۔ بیشک سلام خدا ظالموں کو نہیں پہنچتا۔ یعنی اُس کے ظلم کے سبب سے اُس سے ترک سلام نہ کرو، اور حدیثیں سلام آشکار کرنے کی بہت ہیں اور بعض حدیثوں میں بعض استثنا بھی وارد ہوئی ہے جیسا کہ قرب الاسناد میں حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام امام کے خطبہ میں سلام کے جواب سے کراہت رکھتے تھے۔ اور ابن بابویہ نے خصال میں حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ تین اشخاص ہیں جن کو سلام نہ کرنا چاہیئے۔ جو جنازہ کے ساتھ جا رہا ہو۔ جو شخص پیادہ نماز جمعہ کے لیے جا رہا ہو، اور جو شخص حمام میں ہو۔ نیز حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے چار اشخاص کو سلام کرنے کی ممانعت فرمائی ہے مست کو مستی کے وقت جو مورتیں بناتا ہے۔ جو شخص نرد کھیلتا ہے اور اُس شخص پر جو مکان کے تخت پر جوا کھیلتا ہے اور امامؑ فرماتے ہیں کہ میں پانچویں کا اضافہ کرتا ہوں۔ میں منع کرتا ہوں اس سے کہ شطرنج کھیلنے والے کو سلام کرو۔ نیز حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے آپ نے اپنے آباؤ اجداد سے روایت کی ہے کہ چھ اشخاص ہیں جن کو سلام نہ کرنا چاہیئے۔ یہودی۔ مجوسی۔ نصرانی۔ جو شخص پاخانہ کر رہا ہو۔ جو شخص

آداب سلام ... (handwritten margin note)